بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

عید مبارک......

عیدالاضحیٰ خیر خیریت سے گزر گئی، مختلف مساجد میں نماز عید کے اجتماعات مختلف اوقات میں ہوئے، یہ اختلاف باعث رحمت ہے، کہ کوئی لیٹ ہوگیا کسی کو ایک جگہ نماز نہیں مل سکی تو اس نے دوسری جگہ جا کر ادا کر لی، لیکن جو اختلاف قربانی کی کھالوں پر ہر سال ہوتا ہے اور اس سال بھی متعدد مقامات سے خبریں موصول ہوئیں کہ کھالوں کی چھینا جھپٹی میں اتنے مارے گئے اور اتنے زخمی ہوئے، مدارس کے طلبہ اپنے اپنے مدرسوں کے لئے قربانی کی کھالوں پر قربان ہوتے رہے اس کا کوئی جواز کہاں سے پیش کیا جائے گا؟ ممکن ہے تاویلات کی دنیا میں اس کی بھی کوئی گنجائش کہیں سے نکل آئے، مسلکی اختلاف روز بروز شدید سے شدید تر ہوتا جارہا ہے، ہمیں اس بین المسالک اختلاف کی شدت پر اس وقت ایک واقعہ یاد آرہا ہے، ایک بزرگ عالم دین بعد نماز فجر حجرے میں نہایت مغموم گہری سوچ میں ڈوبے سر جھکائے بیٹھے تھے کہ ایک شاگرد داخل ہوا، حضرت کو یوں بیٹھا دیکھ کر سوال کیا حضرت خیریت ہے آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں......فرمایا میاں کیا پوچھتے ہو، عمر ضائع کر دی............

شاگرد نے عرض کیا، آپ کی ساری عمر تو درس و تدریس، وعظ وتذکیر اور اشاعت دین میں گزری، ہزاروں علماء آپ کے شاگرد ہیں، آپ سے فیض یافتہ مشاہیر کی ایک بڑی تعداد خدمت دین میں لگی ہوئی ہے۔ پھر بھی اگر آپ کی عمر ضائع ہوگئی ہے تو، کام میں کس کی لگی ہوئی ہے؟

فرمایا میں صحیح کہتا ہوں، عمر ضائع کر دی............

شاگرد نے پھر ادب سے سوال کیا حضرت بات کیا ہے؟ فرمایا ہماری عمر کا، ہماری تقریروں کا، ہماری ساری کدو کاش کا خلاصہ یہ رہا ہے کہ دوسرے مسالک پر اپنے مسلک کی ترجیح قائم کی جائے یہ محور رہا ہماری ساری کوششوں کا، تقریروں کا اور علمی زندگی کا......

اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی؟ ارے میاں اس کا تو کہیں حشر میں بھی راز نہیں کھلے گا کہ کونسا مسلک صواب تھا اور کونسا خطا، اجتہادی مسائل صرف یہی نہیں کہ دنیا میں ان کا فیصلہ نہیں ہوسکتا، دنیا میں بھی ہم تمام تر تحقیق وکاوش کے بعد یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ بھی صحیح ہے، یا یہ کہ یہ صحیح ہے، لیکن

احتمال موجود ہے کہ یہ خطا ہو اور وہ خطا ہے اس احتمال کے ساتھ کہ صواب ہو، دنیا میں تو یہ ہے ہی، قبر میں بھی منکر نکیر نہیں پوچھیں گے کہ رفع یدین حق تھا یا ترک رفع یدین حق تھا؟ آمین بالجہر حق تھی یا بالسر حق تھی ؟، برزخ میں بھی اس کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا اور قبر میں بھی یہ سوال نہیں ہوگا...... تو جس چیز کو نہ دنیا میں نکھرنا ہے نہ برزخ میں نہ محشر میں، اسی کے پیچھے پڑکر ہم نے اپنی عمر ضائع کردی، اپنی قوت صرف کردی، اور جو صحیح اسلام کی دعوت تھی مجمع علیہ اور سبھی کے مابین جو مسائل متفقہ تھے اور دین کی جو ضروریات سبھی کے نزدیک اہم تھیں، جن کی دعوت انبیائے کرام لے کر آئے تھے، جن کی دعوت کو عام کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا تھا اور وہ منکرات جن کو مٹانے کی کوشش ہم پر فرض کی گئی تھی ، آج یہ دعوت تو نہیں دی جارہی، یہ ضروریات دین تو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہورہی ہیں اور اپنے اور اغیار ان کے چہرے کو مسخ کررہے ہیں اور وہ منکرات جن کو مٹانے میں ہمیں لگے ہونا چاہئے تھا وہ پھیل رہے ہیں، گمراہی پھیل رہی ہے، الحاد آرہا ہے، شرک و بت پرستی چل رہی ہے، حرام وحلال کا امتیاز اٹھ رہا ہے، لیکن ہم لگے ہوئے ہیں ان فروعی بحثوں میں............ فرمایا یہ سوچ کر غمگین بیٹھا ہوں کہ عمر ضائع کردی............

قارئین محترم ایک بزرگ عالم دین کی بات آپ نے پڑھی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دنیا میں مسلمانوں کے مابین جاری اسی قسم کی مسلکی جنگوں کے اسباب کے حوالہ سے ایک بار کہا تھا:...... کہ میں نے غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہورہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے ایک ان کا قرآن کو چھوڑ دینا ، دوسرے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی.......... جہاد کے فرض ہونے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ قہر وغضب اور مدافعت کا مادہ جو انسانی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے جب جہاد کے ذریعے اپنا صحیح مصرف پالیتا ہے تو آپس کی خانہ جنگی اور فساد سے خود بخود نجات ہوجاتی ہے ورنہ اس کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ جس چھت میں بارش کا پانی نکلنے کا راستہ پرنالوں کے ذریعہ نہ بنایا جائے تو پھر یہ پانی چھت کو توڑ کر اندر آتا ہے......

اللہ رب العزت ہمیں جارحانہ مسلکی جنگ کے حصار سے نکلنے اور اسلام کے وسیع سائبان تلے جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ہمارے ایک کرم فرمانے ہمیں خط لکھا ہے کہ آپ کے مجلّہ کا فلاں فلاں مضمون فلاں نے چوری کرکے آپ کے مجلّہ کا حوالہ دئے بغیر شائع کردیا ہے۔ آپ ان کو خط لکھیں یا اپنے مجلّہ میں تنبیہ کریں...... چنانچہ ہم تنبیہ کرتے ہیں کہ :۔ خبردار......................

☆ اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی................ برآورند غلامان او درخت از بیخ

ہمارے مجلّہ کا کوئی مضمون یا تحریر کوئی شخص چھاپنے کی کوشش کرے ہمیں مطلع کر کے یا اجازت لے کر، یا حوالے دے کر، یا نام لے کر، جس کسی کو اس مجلّہ (ماہنامہ فقہ اسلامی کراچی) کا کوئی مضمون اچھا لگے اور وہ اسے افادہ عامہ کے لئے شائع کرنا چاہے تو اسے ہم سے نہ پیشگی اجازت لینے کی ضرورت ہے نہ مطلع کرنے کی بس اتنی گزارش ضرور ہے کہ صاحبِ مضمون کا نام تبدیل نہ فرمائیں۔ اگر کوئی اخبار یا رسالہ ہم سے اجازت نہ لے یا مطلع نہ کرے یا حوالہ نہ دے تو ہم اسے بداخلاقی بھی نہیں گردانتے بلکہ شکر گزار ہوتے ہیں کہ ہمارے مجلّہ کے کسی مضمون کو قابل نشر مکرر سمجھا گیا، اور اپنے ہاں جگہ دی گئی۔ کیونکہ ہم نے مجلّہ شروع ہی اس لئے کیا ہے کہ ہم نئے علماء کرام کو نئے مسائل پر نیا و پرانا مواد فراہم کرتے رہیں، اور علم کو کتابوں سے لے کر، سینوں سے کرید کر نئی نسل تک پہنچانے کی کوشش کریں، اور اس کوشش میں کوئی ہمارے ساتھ شامل ہوتا ہے تو وہ ہمارا اپیٹی بھائی بند ہے.......... علم کسی کی جاگیر نہیں یہ مومن کی میراث ہے جہاں سے ملے اسے لے لینے بلکہ چرا لینے میں بھی کوئی حرج نہیں...... ہاں کتابیں نہ چرائی جائیں نہ انہیں بلا اجازتِ مصنفین ومؤلفین شائع کیا جائے کہ ان کے حقوق ہوتے ہیں اور حقوق رجسٹرڈ بھی ہوتے ہیں اور غیر رجسٹرڈ بھی، تو ان حقوق کی پاسداری ولحاظ کرنا ضروری ہے...........

ہمارے بعض معاصر رسائل وجرائد ہمارے مضامین اپنے مجلّات میں شائع کرتے رہتے ہیں ہمیں اس سے خوشی ہوتی ہے کہ جو بات ہم نے شروع کی تھی وہ آگے بڑھ رہی ہے..... مجلّہ فقہ اسلامی کے منصۂ شہود پر آنے کے بعد سے ہمارے دینی رسائل ومجلّات میں ایک نمایاں تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے اور وہ یہ کہ ان میں فقہ المعاملات پر پہلے سے زیادہ لکھا اور چھاپا جانے لگا ہے...... اور بعض مجلّات تو خم ٹھونک کر فقاہت کے میدان میں اترے ہیں اللہ ان میں برکت عطا فرمائے یہ قابل رشک عمل ہے اللہ اسے اور قابل رشک بنادے اور فقہی مضامین ومقالات خصوصاً فقہ المعاملات پر کوئی بہت ہی اچھا سا رسالہ کسی دارالعلوم سے شائع ہونے لگے اور دینی صحافت کے میدان میں آجائے تو ہم اپنا بستر بوریا سمیٹ کر کوئی اور کام شروع کریں کہ یہ کام دراصل مدارس کے کرنے کا ہے شخصی طور پر زیادہ دیر اسے جاری رکھنا ممکن نہیں.......... گزشتہ ۱۴ برس سے جو ہم کر رہے ہیں یہ محض اپنے بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے ہو رہا ہے ورنہ ہمارے پاس نہ وسائل ہیں نہ مدرسہ نہ دارالعلوم...... نہ چندے نہ بندے..........

برمزار ما غریباں نے چراغے نے گلے نے پرے پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

☆ اذا مت عطشانا فلا نزل القطر.......... دنیا پسِ مرگِ من، چہ دریا چہ سراب!